OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com
DOI: https://doi.org/10.53575/u12.v6.02(22)131-140

فلسفہ توازن مابین عقل ووحی: اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر

Philosophy of moderation between intellect and Revelation
Islamic Doctrine and contemporary Era

AHMAD UR REHMAN
M.Phil scholar, Department of Islamic thought and Civilization University of Management and Technology Lahore.
Email: ahmadurehman786@gmail.com

DR. SAJID IQBAL SHEIKH
Assistant professor, Department of Islamic thought and Civilization University of Management and Technology Lahore.

Received on: 01-05-2022 Accepted on: 02-06-2022

Abstract
Revelation and the acquisition of intellect are two major sources of knowledge that have left the world in such a state of conflict that some religions could not fulfill the requirements of the intellect by only with holding the revelation and some people in response accepted only the intellect and denied the revelation. And as a result, the world suffered a spiritual and moral decline. Between these two extremes, Islam presents a beautiful combination of reason and revelation, which ornaments with harmony, unity and philosophy. Applying discourse analysis method in this article to study concludes the religion and intellectual Debate, and sheds light on the balance and combination of reason and revelation in the light of Islamic teachings.

Keywords: intellect, revelation, Philosophy, west, contemporary Era

تعارف واہمیت

عقل اور وحی کے مابین کشمکش ابتدائے انسانی سے ہی جاری ہے۔ جب خدائے لم یزل نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما کر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تمام فرشتے حکم خداوندی ملتے ہی سر بسجود ہو گئے لیکن شیطان انکاری ہو گیا اور عقلی سوال argument پیش کیا۔ گویا ابلیس پہلا ریشنلسٹ تھا۔ جس کو قرآن مجید نے اس طرح ذکر کیا کہ

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ-اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ﱪ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ[1]

اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا

وحی اور عقل کے درمیان تناقض کا ہونا انسانی عقول کے مراتب اور سوچنے کی مختلف جہات کا ثمرہ ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس کائنات میں ہر چیز جوڑا جوڑا پیدا کی گئی تو جہاں خیر ہے وہاں شر بھی ہو گا۔ وحی اور عقل دونوں ہی خدائے بزرگ و برتر کی عطا کردہ نعمتیں ہیں لیکن اس کا اختیار انسان کو دیا گیا ہے کہ اسے کس تناظر میں لیتا ہے اور کیسے استعمال کرتا ہے۔ اگر مراتب و درجات کا لحاظ کرتے ہوئے عقل اور وحی سے

مستفید ہو گا تو حقیقت تک پہنچے گا ورنہ ہر دو سے فیض یاب ہونا ناممکن ہے۔ گمراہی مقدر ٹھہرے گی۔ارشاد باری تعالیٰ ہے

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّ يَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَ مَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ۔[2]

ترجمہ: اللہ اس مثال سے بہت سے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرتا ہے اور بہت سوں کو ہدایت دیتا ہے (مگر) وہ گمراہ انہی کو کرتا ہے جو نافرمان ہیں۔

مفتی تقی عثمانی صاحب درج بالا آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ "قرآن کریم کی یہی آیتیں جو طالب حق کو ہدایت بخشتی ہیں ایسے لوگوں کے لئے مزید گمراہی کا سبب بن جاتی ہیں جنہوں نے ضد اور ہٹ دھرمی پر کمر باندھ کر یہ طے کر لیا ہے کہ حق بات ماننی نہیں ہے کیونکہ وہ ہر نئی آیت کا انکار کرتے ہیں اور ہر آیت کا انکار ایک مستقل گمراہی ہے"[3]

کشمکش عقل و وحی کا ثمرہ ظہور

کشمکش عقل و وحی کا ثمرہ ظہور اشراقیت اور یورپ میں عیسائیت کے علم برداروں کی کم علمی اور حقیقت مذہب کی ناآشنائی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جہاں مسخ و تحریف اور مذہبی اجارہ داری کے باعث مذہب اشراقیت سے بھی ایک قدم آگے رہبانیت اور غیر فطری نظام کی طرف چلا گیا۔ قرون وسطیٰ کے نامور راہب اور متبحر عالم لڑکوں کو اغواء کر کے صحراؤں اور کنوؤں میں برہنہ راہب بنانے کا کام فخریہ کرتے، انہی بے اعتدالیوں کے سبب بالآخر روحانیت و رہبانیت نے شکست کھائی[4] اور یورپ جدید دور میں داخل ہوا عقل و دانش سے وابستہ رہنے کا فیصلہ کر لیا، اس طبعی ردعمل میں وحی اور مذہب کو بالکل ہی پس پشت ڈال کر عقلیات کو ہی پیمانہ قرار دے دیا۔ یہ ایک انتہاء سے دوسری انتہاء ہے جہاں صرف عقل اور سائنس کو ہی کل مان لیا گیا۔ لیکن حقیقت تک پہنچنے میں پھر بھی ناکام رہے اور نتیجہ ہر قسم کی اخلاقی اور روحانی اقدار سے محرومی کی صورت میں نکلا۔

موضوع کی اہمیت کا اندازہ اسی بات سے کیا جا سکتا ہے کہ انہی دو انتہاؤں کے درمیان جب جدید دنیا میں عقل اور وحی بالالفاظ دیگر مذہب و سائنس کا تضاد بام عروج پر ہے۔ اسلام مابین عقل و وحی ایک حسین توازن اور امتزاج پیش کرتا ہے۔ جو دیگر تمام مذاہب میں ناپید ہے۔ دنیا آج بھی اس توازن سے لاعلم ہے جو ان کو اس کشمکش سے نجات دے سکے۔ اسلام ہم آہنگی پیدا کرتا ہے، عقل و تدبر و علم دانش پر زور دیتا ہے اور مذہبی اجارہ داری کو ختم کرتے ہوئے عقل و فہم کو براہ راست خدا سے جوڑنے کا ذریعہ بناتا ہے برخلاف مسیحیت کے کہ جس نے بصورت حجاب بندے کو خدا سے جدا کر دیا۔ جس کا نتیجہ آسمانی تعلیمات سے بغاوت کی صورت میں نکلا۔

وحی کی لغوی و اصطلاحی تعریف

عمدۃ القاری میں وحی کی لغوی تعریف کچھ یوں ذکر کی گئی ہے۔

'الْإِعْلَام فِي خَفَاء'۔[5]

پوشیدہ بات کی خبر دینا

اصطلاحی تعریف: 'هُوَ كَلَام الله الْمنزل على نَبِي من أنبيائه وَالرَّسُول'۔[6]
یعنی انبیاءِ کرام پر نازل ہونے والے اللہ کے کلام کو وحی کہتے ہیں۔
کشاف میں مذکور ہے کہ وحی Revelation سے مراد اللہ تعالیٰ کے خیالات اور احکامات بندوں تک پہنچانا ہے۔ یہ ابلاغ کئی طریقوں سے ہوتا ہے مثلاً خواب، وجد، رویا پیغمبروں کے ذریعے۔ اس کی تہ میں یہ ہے کہ اللہ کی وحی غیر معمولی طریقے سے آتی ہے اور اسے عام سائنسی انداز سے نہیں سمجھا جاسکتا۔[7]

عقل کے لغوی و شرعی معنی

لسان العرب میں مذکور ہے کہ لغت میں عقل کا معنی روکنا اور منع کرنے کے ہیں اور یہ حمق کی ضد ھے جس کی جمع عقول ہے۔ محاورۃ کہا جاتا ہے عقل الشَي يعقلهُ عقلا کسی چیز کا سمجھنا۔[8] **صاحب قاموس لکھتے ہیں** کہ عقل کا لغوی معنی باندھنے اور روکنے کے ہیں۔ اسی لیے عقال اس رسی کو کہا جاتا کہ جس سے اونٹ کے پاؤں باندھے جائیں۔[9] **علامہ تفتازانی شرح العقائد میں** عقل کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ هو قوة للنفس بها تستعد للعلوم و الادراكات یعنی نفس کی وہ قوت عقل کہلاتی ہے کہ جس سے نفس، علوم وادراکات کے لیے مستعد ہو جاتا ہے۔[10]

عقل از روئے فلسفہ

فلسفہ philosophy کی اصطلاح میں کسی بھی معاملے کی منطقی logical بنیادوں پر تشریح اور نتیجہ کے حصول کو عقل Reason کہا جاتا ہے۔ عقل سے مراد صرف ان عقائد کو تسلیم کرنا ہے جو سائنس اور فلسفہ کے مطابق ہوں۔[11]
سینٹ آگسٹائن کے مطابق عقل Ratio کا فریضہ تمیز کرنا اور جوڑنا ہے۔ عقل سے صدق اور کذب کی تمیز ہوتی ہے اور ہیجانات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ عقل سے تصورات حاصل ہوتے ہیں۔[12] **ارسطو اور افلاطون** کے مطابق عقل کا کام مقدمات سے صحیح نتائج تک پہنچنا ہے۔[13]

عقل از روئے قرآن مجید

قرآن مجید کے علاوہ دنیا کی کسی بھی مذہبی کتاب میں عقل کے استعمال پر اتنا شدومد سے زور نہیں دیا گیا، جتنا قرآن مجید نے دیا اور جابجا غور وفکر کی دعوت دیتے ہوئے مختلف اسلوب اختیار کیے۔ کلام الٰہی میں بے شمار ایسی آیات ہیں کہ جن میں اہل علم ودانش کو غور وفکر کی دعوت دی گئی۔

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَ النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ[14]

ترجمہ: (اے پیغمبر) ان سے کہو کہ: ذرا نظر دوڑاؤ کہ آسمانوں اور زمین کیا کیا چیزیں ہیں؟

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ [15]

ترجمہ: تو کیا یہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ انہیں کیسے پیدا کیا گیا؟(۲)

کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللہ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ[16]

ترجمہ: اللہ اسی طرح اپنے احکام تمہارے لیے صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر سے کام لو۔

اَوَ لَمۡ يَتَفَكَّرُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ۚ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى وَ اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمۡ لَكٰفِرُوۡنَ 17

ترجمہ: بھلا کیا انہوں نے اپنے دلوں میں غور نہیں کیا؟ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان پائی جانے والی چیزوں کو بغیر کسی برحق مقصد کے اور کوئی میعاد مقرر کیے بغیر پیدا نہیں کر دیا۔ (۳) اور بہت سے لوگ ہیں کہ اپنے پروردگار سے جاملنے کے منکر ہیں۔

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَذِكۡرٰى لِمَنۡ كَانَ لَهٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَى السَّمۡعَ وَ هُوَ شَهِيۡدٌ 18

ترجمہ: یقیناً اس میں اس شخص کے لیے بڑی نصیحت کا سامان ہے جس کے پاس دل ہو، یا جو حاضر دماغ بن کر کان دھرے۔

اَوَ لَمۡ يَنۡظُرُوۡا فِىۡ مَلَكُوۡتِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنۡ شَىۡءٍ ۙ وَّ اَنۡ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ قَدِ اقۡتَرَبَ اَجَلُهُمۡ ۚ فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۢ بَعۡدَهٗ يُؤۡمِنُوۡنَ 19

ترجمہ: اور کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کی سلطنت پر اور اللہ نے جو جو چیزیں پیدا کی ہیں ان پر غور نہیں کیا، اور یہ (نہیں سوچا) کہ شاید ان کا مقررہ وقت قریب ہی آپہنچا ہو؟ اب اس کے بعد آخر وہ کونسی بات ہے جس پر یہ ایمان لائیں

عقل سے کام نہ لینے پر قرآن کی مذمت

قرآن مجید میں جہاں عقل سے کام لینے پر زور دیا جا رہا ہے، وہیں عقل سے کام نہ لینے کا انجام اور ڈرایا بھی جا رہا ہے۔

وَ مَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تُؤۡمِنَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ وَ يَجۡعَلُ الرِّجۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ لَا يَعۡقِلُوۡنَ 20

ترجمہ: اور کسی بھی شخص کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر مومن بن جائے، اور جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے، اللہ ان پر گندگی مسلط کر دیتا ہے۔

وَ قَالُوۡا لَوۡ كُنَّا نَسۡمَعُ اَوۡ نَعۡقِلُ مَا كُنَّا فِىۡۤ اَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ 21

ترجمہ: اور وہ کہیں گے کہ: اگر ہم سن لیا کرتے اور سمجھ سے کام لیا کرتے تو (آج) دوزخ والوں میں شامل نہ ہوتے۔

اَوَ لَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ كَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا الۡاَرۡضَ وَ عَمَرُوۡهَاۤ اَكۡثَرَ مِمَّا عَمَرُوۡهَا وَ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَ لٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ 22

ترجمہ: کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں، تاکہ وہ یہ دیکھتے کہ ان سے پہلے جو لوگ تھے ان کا انجام کیسا ہوا؟ وہ طاقت میں ان سے زیادہ مضبوط تھے، اور انہوں نے زمین کو بھی جوتا تھا، اور جتنا ان لوگوں نے اسے آباد کیا ہے، اس سے زیادہ انہوں نے اس کو آباد کیا تھا، اور ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلے کھلے دلائل لے کر آئے تھے، چنانچہ اللہ تو ایسا نہیں تھا کہ ان پر ظلم کرے، لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔

وَ لَقَدۡ ذَرَاۡنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ ۖ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ بِهَا ۚ وَ لَهُمۡ اَعۡيُنٌ لَّا يُبۡصِرُوۡنَ بِهَا ۚ وَ لَهُمۡ اٰذَانٌ لَّا يَسۡمَعُوۡنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ 23

ترجمہ: اور ہم نے جنات اور انسانوں میں سے بہت سے لوگ جہنم کے لیے پیدا کیے۔(۹۱) ان کے پاس دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں، ان کے پاس آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں، ان کے پاس کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں۔ وہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں، بلکہ وہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

غرض قرآن مجید میں بے شمار ایسی آیات ہیں کہ جن کے ذریعے اہل دانش کو تدبر کی دعوت دی جارہی ہے، جن میں سے چند ایک ذکر کی گئی ہیں۔ ایسے ہی احادیث مبارکہ میں بھی عقل و شعور کی اہمیت و فضیلت کا ذکر مختلف انداز میں ملتا ہے۔

عقل کی حدود

عقل کی عاجزی کا اندازہ محض اس بات سے لگائیے کہ ابتدائی معلومات، محسوسات اور مقدمات کے بناء عقل منطقی نتیجے تک نہیں پہنچ سکتی۔ ابوالحسن علی ندوی اسے ایک مثال سے کچھ یوں بیان کیا کہ "ایک ذہین آدمی جو ریاضی کے ابتدائی اصول سے واقف نہ ہو، اعداد تک اس کو معلوم نہ ہوں، وہ فطرتاً خواہ کتنا ہی ذکی ہو، ریاضی کا کوئی پیچیدہ سوال حل نہیں کر سکتا کوئی غیر معمولی ذہین انسان اقلیدس کے اصول موضوعہ کی واقفیت لیے بغیر کوئی شکل ثابت نہیں کر سکتا، جس شخص نے کسی زبان کے حروف ALPHABET ہی نہیں سیکھے، وہ ہزار عقل و قیاس سے کام لے اس زبان کی ایک سطر نہیں پڑھ سکتا۔ جس شخص کو کسی زبان کے مفردات بھی معلوم نہیں، وہ اس زبان کی کوئی عبارت محض اپنی ذہانت عام اور قیاس سے نہیں سمجھ سکتا، اسی طرح ہر فن اور علم کے مبادی قیاس کر لیجیے۔"[24]

ابن خلدون عقل کی حدود و قیود کے بارے میں اپنے مشہور زمانہ مقدمہ ابن خلدون میں فرماتے ہیں کہ "اپنے ذہن کے اس دعوے پر کبھی اعتماد نہ کرنا کہ وہ کائنات اور اسباب کائنات کا احاطہ کر سکتا ہے، اور پورے وجود کی تفصیل پر اس کو قدرت ہے۔"[25]

ایسے ہی اسی پیراگراف کے آخر میں ابن خلدون رقمطراز ہیں کہ "عقل ایک صحیح ترازو ہے، اس کے فیصلے یقینی ہیں۔ جن میں کوئی جھوٹ نہیں، لیکن تم اس ترازو میں امور توحید، امور آخرت، حقیقت، نبوت، حقائق صفات الٰہی اور وہ تمام امور و حقائق جو ماوراء عقل ہیں، تول نہیں سکتے۔ یہ لاحاصل کوشش ہو گی۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے ایک ترازو دیکھی جو سونے کا نوزن کرنے کے لیے ہے، اس کو اسی ترازو میں پہاڑوں کو تولنے کا شوق پیدا ہو گیا، جو ناممکن ہے، اس سے ترازو کی صحت پر کوئی حرف نہیں آتا، لیکن اس کی گنجائش کی ایک حد ہے، اسی طرح عقل کے عمل کا بھی ایک دائرہ ہے، جس سے باہر وہ قدم نہیں نکال سکتی، وہ اللہ اور اس کے صفات کا احاطہ نہیں کر سکتی، اس لیے کہ وہ اس کے وجود کا ایک ذرہ ہے۔"[26]

شاعر مشرق نے بال جبریل میں بزبان شعر عقل کو چراغ قرار دیا، جو راہ دکھاتی ہے اور کہا

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغ راہ ہے، منزل نہیں ہے [27]

عقل کی حدود و قیود سے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ اس کا ایک محدود دائرہ ہے، جو کائنات اور اسباب کائنات کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ اس بات کا

لازمی نتیجہ یہ ہے کہ پھر علم کی کوئی دوسری صورت بالیقین موجود ہے، جو روشنی اور نور حقیقت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور وہ "وحی" ہے۔ جسے عقل کے ترازو میں نہیں تولا جاسکتا۔ اور عقل کے لیے لازم ہے کہ وہ وحی کے نور کی روشنی میں پھلے اور پھولے۔ **علامہ اقبال** نے عقل کی حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہوتے فرمایا کہ "عقل کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ وحی کی امامت و ہدایت میں سفر کرے۔"[28]

وحی الٰہی کی نوع انسانی کے لیے ضرورت

کائنات واسباب کائنات اور پورے وجود کی تفصیل انسانی عقل سے ممکن نہیں۔[29] انسان کی سعادت و شقاوت کے اصول بتانے کے لیے عقل انسانی کافی نہیں ہے۔ علامہ شمس الحق افغانی اس کی وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز[30] ہیں کہ "ایک تو اس وجہ سے کہ عقل کے معلومات سائنس کے اصول کے تحت تجربات اور مشاہدات کے تجزیہ و تحلیل سے ماخوذ ہیں اور سعادت و شقاوت کے اصول عقائد، اخلاق اور اعمال کی خصوصیات کی معرفت سے ماخوذ ہیں جو کہ تجربات، مشاہدات اور محسوسات کے دائرہ سے خارج ہیں۔ تجربی اور مشاہدہ کے ذریعہ ان کا تجزیہ و تحلیل نہیں کیا جاسکتا اور نہ ان کے لیے کوئی لیبارٹری ہے۔" **دوسری بنیادی** وجہ کہ عقل کے فیصلوں میں وہم کا عمل دخل ہوتا ہے۔ **تیسری وجہ** یہ عقول متفاوت ہوتی ہیں اور ان فیصلوں کے متعلق عقل کی صورتیں عقل فسادہ کی بنسبت کم ہیں اور **چوتھی وجہ** یہ ہے کہ عقل کے فیصلے بسا اوقات جذبات کے تحت ہونے کی وجہ اکثر غلط ہوتے ہیں۔ جو اس کا ثبوت ہیں کہ مذکورہ امور میں محض عقل انسانی کافی نہیں۔ ایسے ہی باعتبار منطق اگر دیکھیں تو دلیل بقائی، دلیل قانونی، دلیل غذائی، دلیل دوائی، دلیل نوری، دلیل حبی، دلیل اتباعی، دلیل نفسیاتی، دلیل تخلیقی، اور دلیل ترحمی وحی الٰہی کی ضرورت کا ثبوت پیش کرتی ہیں۔[31] شاعر مشرق نے عقل کو صرف وہم و گمان کی پونجی قرار دیا اور کہا کہ راہنمائی کی ذمہ داری عقل کو نہیں دی جاسکتی۔

عقلِ بے مایہ امامت کی سزاوار نہیں
راہبر ہو ظن و تخمیں تو زبُوں کارِ حیات
فکر بے نُور ترا، جذبِ عمل بے بنیاد
سخت مشکل ہے کہ روشن ہو شبِ تارِ حیات[32]

عقل اور وحی میں تعارض کیوں؟

امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ یہ سمجھنا کہ عقل و نقل میں معارضہ ہے۔ وحی اور عقل دونوں سے جہالت کا نتیجہ ہے۔[33] بنیادی طور پر عقل و وحی میں تعارض کو دو صورتوں میں تقسیم کر کے سمجھا جاسکتا ہے پہلی بات کہ عقل کا پیش کردہ نظریہ "قانون" کی حثیت نہیں رکھتا ہو گا۔ نظریہ سچ بھی ہو سکتا ہے اور جھوٹ بھی اور یہ انسانی عقول کے مراتب کا ثمرہ ہے اور عقل کی سمجھ اور وحی کا فہم انسانی عمل ہیں، جن میں غلطی کا امکان بہر حال موجود رہتا ہے۔ ایسے ہی عقل فہم کے لیے مددگار تو ہو سکتی ہے لیکن کل نہیں ہو سکتی۔ باالفاظ دیگر جب انسانی عقل کسی بارے میں غور و فکر کرتی ہے حقیقت تک پہنچے بنا اپنی عقل کے مطابق نظریہ پیش کر کے وحی کی تکذیب کر دی جاتی ہے۔ اسی کو قرآن مجید نے ذکر کیا کہ

بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِه وَ لَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُه كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ[34]

ترجمہ: بات دراصل یہ ہے کہ جس چیز کا احاطہ یہ اپنے علم سے نہیں کر سکے، اسے انہوں نے جھوٹ قرار دے دیا، اور ابھی اس کا انجام بھی ان کے سامنے نہیں آیا اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے، انہوں نے (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا۔ پھر دیکھو کہ ان ظالموں کا انجام کیسا ہوا؟

بطور مثال قرآن مجید آتا ہے کہ فرعون کے وزیروں میں ایک ہامان تھا[35] لیکن یہودیوں کے کسی لٹریچر میں اس کی تائید نہیں ملتی۔ اس پر مغربی مفکرین نے شور شرابہ برپا کر دیا کہ یہ نعوذ باللہ غلط بات ہے۔ اہل مغرب کا جب دنیائے اسلام پر تسلط ہوا تو انہوں نے آثار قدیمہ میں دلچسپی لی اور اہرام مصر کی کھدائی کی۔ قدیم فراعنہ کے بارے میں ساری معلومات جمع ہو کر سامنے آئیں تو ایک میت دریافت ہوئی جس کے تابوت پر ہامان کی مکمل تفصیل مذکور تھی۔ جس نے قرآن مجید کے بیان کی تصدیق کر دی۔[36]

دوسری صورت یہ ہے کہ جس نظریے کو بطور وحی پیش کیا جارہا ہوتا ہے وہ درحقیقت وحی نہیں ہوتا بلکہ انسانی نظریے کو وحی کا لبادہ اوڑھا کر مذہب میں شامل کر دیا جاتا ہے، جس وجہ سے تعارض نظر آتا ہے۔ بطور مثال چوتھی صدی قبل مسیح میں یونانی مفکر "بطلیموس" نے نظریہ پیش کیا کہ سورج زمین کے گرد گردش کر رہا ہے اور زمین کائنات کا مرکز ہے۔ بطلیموس کے پیش رو ارسطو اور برخس بھی اسی نظریے کے قائل تھے۔ اہل کلیسا نے اس نظریے کو مذہب کا حصہ بنا دیا اور پندرہویں صدی عیسوی تک اسی نظریے کا پرچار کیا جاتا رہا. بعد ازاں کوپر نیکس[37] (1473-1543 CE) نے سولہویں صدی میں زمین کی محوری گردش اور سورج کے گرد سالانہ گردش کا تصور پیش کیا۔ اس کے بعد اٹلی کے مفکر گلیلیو[3938] (born Feb. 15, 1564, Pisa—died Jan. 8, 1642, Arcetri, near Florence) نے بھی سائنسی بنیادوں پر اس نظریے کی مخالفت کی۔ اس جرم کی پاداش میں پادریوں نے اسے قید خانے میں بند کر دیا لیکن بعد ازاں سر آئزک نیوٹن[40] (born March 14, 1879, Ulm, Württemberg, Germany—died April 18, 1955, Princeton, New Jersey, U.S.) نے کوپر نیکس کے نظریہ کو درجہ تحقیق تک پہنچایا اور اس کو واضح دلائل سے ثابت کیا۔[41]

[42]وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ[43]

ترجمہ: اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جارہا ہے۔ یہ سب اس ذات کا مقرر کیا ہوا نظام ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کا علم بھی کامل اس حقیقت سے بات واضح ہو جاتی ہے کہ وحی اور عقل میں تعارض کی دوسری بنیادی وجہ یہ ہوتی کہ غیر مذہب نظریات کو مذہب کا حصہ بنا دیا جاتا ہے۔ ورنہ عقل اور وحی کے مابین ٹکراؤ پیدا نہیں ہو سکتا.

خلاصہ بحث

یورپ میں اٹھارویں اور انیسویں صدی میں راہبوں کی بے اعتدالیوں کے سبب نظام عقلیت اپنے عروج پر پہنچ گیا۔ مشہور فلاسفر René Descartes's کا لاطینی جملہ "Cogito, ergo sum" یعنی I think, therefore I am اس نظام

عقلیت کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ وحی سے دوری اور اپنی دانست عقل ودانش سے وابستہ رہنے کے نتیجے میں یورپ جن اخلاقی وروحانی اقدار سے محروم اور تنزلی کا شکار ہوا، وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اب جدید دنیا میں عقل ووحی یا سائنس ومذہب کا تضاد اپنی حدوں کو چھور رہا ہے۔ اس کشمکش کے دور میں دنیا ایک ایسے نظام کی متلاشی ہے جو مابین عقل ووحی ہم آہنگی واتحاد پیدا کر سکے۔ اسلام ہی وہ عالمگیر اور آفاقی مذہب ہے جو اپنے اندر اتنی وسعت سمائے ہوئے ہے کہ اس کشتی کو پار لگا سکے۔ اسلام عقل ودانش سے دور رہنے کا قطعا نہیں کہتا بلکہ عقل کے ایجابی وسلبی پہلوؤں کی نشاندہی اور اس کی حدود کا تعین کرتے ہوئے عقل سے کام لینے والوں کو سراہتا ہے۔ قرآن گمراہ ہونے والے لوگوں کو بے عقل وناسمجھ کہتے ہوئے واضح طور پر و هم لا يعقلون ، و هم لا يفقهون جیسی تعبیرات استعمال کرتا ہے۔ اسلام وحی الٰہی کو مسلمہ حقیقت اور عقل کو ان مقدمات تک پہنچنے کا ایک وسیلہ وذریعہ بتاتا ہے۔ جو وحی کے نور کے بغیر گمراہی کا سبب بنتی ہے۔ یہ مابین عقل ووحی توازن کا ایک ایسا حسین امتزاج اور فلسفہ ہے جو عصر حاضر کے تمام مسائل کا حل اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

حوالہ جات

---

11 البقرہ34:02

Al Baqra02:34

2 البقرہ26:02

Al Baqra02:26

3 تقی عثمانی، مفتی، آسان ترجمہ قرآن، جلدا، مکتبہ معارف القرآن، ص51

Taqi Usmani, Mufti, Aasan Trajma Quran, Jild1, maktaba muaarif ul quran, page 51

4 سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا، مذہب وتمدن، مجلس نشریات اسلام، ناظم آباد کراچی، ص63-64

Syed abu al hasan ali nadwai, molana, mazhab o tamadun, majlis nashriat e islam, nazim abad Karachi , page 63

5 عمدة القاري شرح صحيح البخاري(14/1)

Umda ul qari sharah al bukhari, (14/1)

6 ایضاً

same

7 سی اے قادر، پروفیسر، کشاف اصطلاحات فلسفہ، بزم اقبال لاہور، ص371

C A Qadir, professor, kashaf istlahat e falsafa , bazm e Iqbal Lahore , page 371

8 ابن منظور، جمال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب، نشر الادب الحوزتہ، قم، ایران، 1405ھ، ج11

Ibn e manzur , jamal ul deen Muhammad bin mukarram , lisan ul arab , nash rul adab alhoza , qum, iran, 1405 hijri, jild11

9 زین العابدین، قاضی، قاموس القرآن (قرآنی ڈکشنری)، دارالاشاعت کراچی، سن1978ء، ص۱۵۸

Zain ul abden, qazi, qamos ul quran, quranic dictionary, dar ul ishat Karachi, year1978,page157

10 تفتازانی، سعد الدین، علامہ، شرح العقائد النسفیہ، (اردو ترجمہ توضیح العقائد)، مکتبہ عمر بن خطاب ملتان، ص93
Taftazani, saad ul deen, allama, shrah ul aqaid al nasfia, urdu tarjma tozeeh ul aqaid , maktaba umer bin khattab multan, page 93

11 سی اے قادر، پروفیسر، کشاف اصطلاحات فلسفہ، بزم اقبال لاہور، ص365
C A Qadir, professor, kashaf istlahat e falsafa , bazm e Iqbal Lahore , page 365

12 سی اے قادر، پروفیسر، کشاف اصطلاحات فلسفہ، بزم اقبال لاہور، ص364
C A Qadir, professor, kashaf istlahat e falsafa , bazm e Iqbal Lahore , page 364

13 سی اے قادر، پروفیسر، کشاف اصطلاحات فلسفہ، بزم اقبال لاہور، ص366
C A Qadir, professor, kashaf istlahat e falsafa , bazm e Iqbal Lahore , page 366

14 یونس10:101
Younas 10:101

15 الغاشیۃ77:17
Al gashea77:17

16 البقرۃ1:219
Al baqra01:219

17 الروم30:8
Al Room30:8

18 قٓ45:37
Qaf45:37

19 الاعراف7:185
Al iraf07:185

20 یونس 10:100
Younas10:100

21 الملک67:10
Al mulk67:10

22 الروم30:9
Al room30:9

23 الاعراف7:179
Al iraf 7 :179

24 سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا، مذہب وتمدن، مجلس نشریات اسلام، کراچی، ص15
Syed abu al hasan ali nadwai, molana, mazhab o tamadun, majlis nashriat e islam, nazim abad Karachi , page 15

25 ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون از سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا، مذہب وتمدن، مجلس نشریات اسلام، کراچی، ص15
Ibn e khalidon, muqadma ibn e khalidoon az syed abu ul hasan ali nadvi, molana, mazhab o tmadun, majlis nashriat islam, Karachi, page15

[26] ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون از سید ابو الحسن علی ندوی، مولانا، مذہب و تمدن، مجلس نشریات اسلام، کراچی، ص15

Ibn e khalidon, muqadma ibn e khalidoon az syed abu ul hasan ali nadvi, molana, mazhab o tmadun, majlis nashriat islam, Karachi, page15

[27] علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال (شرح یوسف مثالی)، عبداللہ اکیڈمی لاہور، ص702-703

Allama Muhammad Iqbal , kuliyat e Iqbal , sharah yousaf misali, Abdullah acadmi, Lahore, page 702 or 703

[28] سید محمد سلیم، پروفیسر، مغربی فلسفہ تعلیم کا تنقیدی مطالعہ، کتاب محل ادارہ تعلیمی تحقیق لاہور،، ص78-79

Syed Muhammad salem, professor, magrabi falsafa e taleem ka tanqedi mutalia, kitab mahal, idara talemi tehqeqi Lahore, page 78 or 79

[29] ابو الحسن علی، ندوی، علامہ، مذہب و تمدن، مجلس نشریات اسلام، ناظم آباد کراچی، ص18

Syed abu al hasan ali nadwai, molana, mazhab o tamadun, majlis nashriat e islam, nazim abad Karachi , page 18

[30] شمس الحق افغانی، علامہ، علوم القرآن، مکتبہ الاشرفیہ لاہور، ص3-4

Shams ul haq afgani, allama, uloom ul quran, maktaba al ashrafia Lahore, page 3 or 4

[31] شمس الحق افغانی، علامہ، علوم القرآن، مکتبہ الاشرفیہ لاہور، ص5–19

Shams ul haq afgani, allama, uloom ul quran, maktaba al ashrafia Lahore, page 5 to 19

[32] علامہ محمد اقبال، شرح کلیات اقبال (یوسف مثالی)، عبداللہ اکیڈمی اردو بازار لاہور، ص909–911

Allama Muhammad Iqbal , kuliyat e Iqbal , sharah yousaf misali, Abdullah acadmi, Lahore, page 909 to 911

[33] ابن قیم الجوزیۃ، الصواعق المرسلۃ، ج3، ص62–63

Ibn e qayyam aljozia , al swaiq al mursala, jild3, page 62 or 63

[34] یونس10:39

Younas10:39

[35] القصص28:38

Al qasas28:38

[36] محمود احمد غازی، ڈاکٹر، محاضرات قرآنی، خطبہ ہشتم، اعجاز القرآن، الفیصل ناشران وتاجران کتب اردو بازار لاہور، ص236

Memood ahmad gazi, dr, muhazrat e qurani. Khutba 8, ijaz ul quran, Lahore , page 236

[37] Mark Cartwright,Nicolaus Copernicus, https://www.worldhistory.org/Nicolaus_Copernicus/, accessed on, 28May, 2022

[38] Albert Van Helden , Galileo Galilei, https://www.britannica.com/biography/Galileo-Galilei, accessed on, 28May, 2022

[40] Michio Kaku, Albert Einstein, https://www.britannica.com/biography/Albert-Einstein, accessed on, 28May, 2022

[41] عبدالرحمن کیلانی، مولانا، آئینہ پرویزیت، انٹرنیشنل دارالاسلام پرنٹنگ پریس لاہور، ص66

Abdurehman kelani ,Molana,aena e parveziat,international dar us salam printing press Lahore, pg 66

[43] یٰسٓ36: 38

Yaseen36: 38